34458 ـ اگر امام جلسہ استراحت نہ بیٹھے تو کیا مقتدی جلسہ استراحت میں بیٹھے گا ؟

سوال

ہم اسے اماموں کے پیچھے نماز ادا کرتے ہیں جو جلسہ استراحت نہیں کرتے، حتی کہ اگر آپ انہیں جلسہ استراحت کرنے والی کتابیں لا کر بھی دیں تو پھر بھی نہیں کرتے.
کیا جب میں ان کے پیچھے نماز ادا کروں تو ان کے جلسہ استراحت نہ کرنے کے باوجود میں جلسہ استراحت کروں یا کہ نہ کرنے میں بھی امام کی متابعت کروں؟
یہ علم میں رکھیں کہ ایسا کرنے سے میں بھی جلسہ استراحت نہیں کرونگا جیسا کہ وہ نہیں کرتے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

جلسہ استراحت نماز کی سنتوں میں شامل ہے، اس کا جواب سوال نمبر (21985) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

دوم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدی کو امام کی متابعت کرنے کا حکم دیا ہے.

امام بخاری اور مسلم رحمہما اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کیا ہے کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں بیماری کی حالت میں نماز پڑھی تو بیٹھ کر نماز ادا کی، اور آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز ادا کی، چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا، اور جب نماز مکمل کی تو فرمانے لگے:

" امام اس لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی متابعت اور اقتدا کی جائے، جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور جب وہ اٹھائے تو تم بھی اٹھاؤ، اور جب بیٹھ کر نماز ادا کرے تو تم بھی بیٹھ کر نماز ادا کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (688) صحیح مسلم حدیث نمبر (412).

اور متابعت کا معنی یہ ہے کہ: امام کے افعال شروع کرنے کے فورا بعد مقتدی بھی وہ فعل کرے. مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (33790) کا جواب دیکھیں.

دیکھیں: حاشیۃ ابن قاسم (2 / 285) الشرح الممتع (4 / 269).

سوم:

اگر امام جلسہ استراحت میں نہیں بیٹھتا تو اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے کہ آیا مقتدی بھی جلسہ استراحت کرے یا نہ کرے ؟

اس مسئلہ میں سبب اختلاف یہ ہے کہ: آیا مقتدی کا اس حالت میں جلسہ استراحت کرنا امام کی متابعت کے منافی ہے یا نہیں ؟ جس کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے.

بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ چاہے امام جلسہ استراحت نہ بھی کرے تو مقتدی کو جلسہ استراحت کرنا چاہیے، اور اس حالت میں امام سے تھوڑا سا پیچھے رہنا کوئی نقصان دہ نہیں، اور پھر یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل بھی ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اگر امام جلسہ استراحت نہ کرے تو مقتدی کو کرنا چاہیے، ہمارے اصحاب (یعنی شافعیہ) کہتے ہیں: کیونکہ اس میں تھوڑی سی مخالفت ہے. اھـ

دیکھیں: المجموع (4 / 240).

اور بعض دوسرے علماء کرام کا کہنا ہے کہ مقتدی جلسہ استراحت میں نہ بیٹھے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی سے سوال دریافت کیا گیا جیسا کہ " الفتاوی الکبری میں ہے:

ایك شخص مقتدی بن کر نماز ادا کرتا اور رکعات کے مابین جلسہ استراحت کرتا ہے، لیکن امام نہیں کرتا تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟

شیخ الاسلام رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ استراحت کے لیے بیٹھے، لیکن علماء کرام نے تردد کیا ہے کہ آیا یہ زیادہ عمر ہوجانے کے باعث بطور ضرورت کیا تھا یا کہ یہ نماز کی سنت میں شامل ہے ؟

جو علماء اسے نماز كى سنت قرار ديتے ہيں انہوں نے اسے مستحب قرار ديا ہے، جيسا كہ امام شافعى، اور امام احمد كى ايك روايت ميں ہے، اور جنہوں نے پہلا قول ليا ہے وہ اسے ضرورت كے وقت مستحب قرار ديتے ہيں جيسا كہ امام ابو حنيفہ، امام احمد كى دوسرى روايت، اور امام مالك كا قول ہے.

جلسہ استراحت كو مستحب كہنے والوں كے ہاں جلسہ استراحت كرنے والے پر كوئى عيب نہيں لگايا جائيگا چاہے وہ مقتدى ہى كيوں نہ ہو، كيونكہ وہ تھوڑى سى مقدار ميں امام سے پيچھے رہا اور يہ ممنوع كردہ پيچھے رہنے ميں شامل نہيں ہوتا.

اور كيا يہ فعل محل اجتھاد ميں ہے ؟ كيونكہ اس كے نزديك يہ مسنون فعل اور فعل ميں امام كى موافقت ميں جلدى كرنے كے معارض ہے، تو يہ پيچھے رہنے سے اولى ہے، ليكن يہ پيچھے رہنا بہت تھوڑا ہے، تو يہ بالكل اسى طرح ہوا جيسا كہ مقتدى كے تشھد مكمل كرنے سے قبل امام كھڑا ہو جائے اور مقتدى اسے مستحب سمجھتا ہے.

يا پھر اس طرح ہے كہ امام سلام پھير لے اور مقتدى كى كچھ دعا باقى ہو تو كيا مقتدى بھى سلام پھير دے يا دعاء مكمل كرے ؟

اس طرح كے مسائل اجتھادى ہيں، اور زيادہ قوى يہ ہے كہ كسى مستحب فعل كے ليے امام سے پيچھے رہنے سے امام كى متابعت كرنا زيادہ اولى ہے. واللہ اعلم اھـ

ديكھيں: الفتاوى الكبرى (1 / 135).

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى " الشرح الممتع " ميں كہتے ہيں:

مسئلہ:

اگر انسان مقتدى ہو اور وہ اس جلسہ كو سنت سمجھے تو كيا اس كے ليے جلسہ استراحت كے ليے بيٹھنا مسنون ہے يا كہ امام كى متابعت كرنا افضل ہے ؟

جواب:

امام كى متابعت كرنا افضل ہے، اسى ليے وہ واجب " تشھد اول " كو ترك كرتا ہے، اور زائد كو كرتا ہے، جيسا كہ اگر مقتدى دوسرى ركعت ميں امام كے ساتھ ملے تو وہ امام كى متابعت كے ليے پہلى ركعت ميں زائد تشھد بيٹھےگا، بلكہ امام كى متابعت كى بنا پر ركن بھى چھوڑے گا، رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جب امام بيٹھ كر نماز ادا كرے تو تم بھى بيٹھ كر ادا كرو "

تو وہ رکن قیام اور رکن رکوع ترک کر دے گا اور قیام کی بجائے بیٹھے گا، رکوع کی جگہ اشارہ کرےگا، یہ سب کچھ امام کی متابعت اور پیروی کی وجہ سے ہے.

اگر کوئی قائل کہے کہ:

اس چھوٹے سے جلسہ استراحت سے امام سے پیچھے رہنا نہیں ہے.

اس کا جواب یہ ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جب رکوع کرے تو تم رکوع کرو، اور جب سجدہ کرے تو تم سجدہ کرو، اور جب تکبیر کہے تو تم تکبیر کہو "

یہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاء کا استعمال کیا ہے جو ترتیب اور بغیر کسی مہلت کے تعقیب پر دلالت کرتی ہے، جو اس بات کی دلیل ہے کہ مقتدی کے حق میں افضل یہ ہے کہ وہ امام سے تھوڑی سی بھی تاخیر نہ کرے، بلکہ متابعت کرنے میں جلدی کرے، نہ تو امام کی موافقت کرے، اور نہ ہی اس سے سبقت لے جائے، اور نہ ہی تاخیر کرے، اقتدا اور پیروی کی حقیقت یہی ہے. اھـ

دیکھیں: الشرح الممتع (3 / 192).

واللہ اعلم .